



سوال

(130) قضاے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہیں کرنی چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قضاے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اہل علم کے کئی اقوال ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: بعض اہل علم کا مذہب ہے کہ قضاے حاجت کے وقت غیر عمارت میں (کھلی جگہ) قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنا حرام ہے اور انہوں نے حضرت ابوالبواب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِنَاطِ وَلَا بُولٍ وَلَا تَنْتَدِرُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَنْتَدِرُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَلَا تَنْتَدِرُوا بِرُؤُوسِكُمْ“ (صحیح البخاری: الوضوء، باب لا تسقبل القبلة ببول ولا غائط... ح: ۱۴۴ و صحیح مسلم، الطہارۃ، باب الاستطابۃ، ح: ۲۶۳ والمفظلہ)

”جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ تو بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔“ [1]

حضرت ابوالبواب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم شام گئے تو دیکھا کہ بیت الخلا قبلہ رخ بنائے گئے تھے۔ ہم جب ان سے باہر نکلتے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر لیتے تھے۔ اہل علم کے اس گروہ نے ابوالبواب رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو اسے غیر عمارت پر محمول کیا ہے، البتہ عمارت کے اندر رخ اور پشت کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہم میں ہے:

”رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ حَاجَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ“ (صحیح البخاری، فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت ازواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ۳۱۰۲۔)

”میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اوپر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف پشت کیے اور شام کی طرف منہ کیے قضاے حاجت کر رہے تھے۔“

بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ عمارت یا غیر عمارت کسی حال میں بھی قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، انہوں نے حضرت ابوالبواب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے انہوں نے درج ذیل جوابات دیے ہیں:



۱۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کو مانعت سے پہلے کے زمانہ پر محمول کیا جائے گا۔ ۲۔ مانعت رنج ہے کیونکہ مانعت اصل کو بیان کر رہی ہے اور وہ ہے جواز (اور اصل کے مطابق بیان زیادہ بہتر ہے)۔ ۳۔ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قوی ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما فعلی ہے فعل کو قول کے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ فعل میں خصوصیت، نسیان اور دیگر کئی احتمال ہو سکتے ہیں۔

میرے نزدیک اس مسئلہ میں رنج قول یہ ہے کہ کھلی فضا میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنا حرام ہے اور عمارت کے اندر پشت کرنا جائز ہے، منہ کرنا جائز نہیں کیونکہ منہ نہ کرنے کے بارے میں مانعت مطلق ہے اس میں کوئی تخصیص وارد نہیں ہوئی ہے اور پشت کرنے کے بارے میں مانعت فعل کے ساتھ مخصوص ہے۔ علاوہ ازیں منہ کرنے کی نسبت پشت کرنا زیادہ خفیف ہے، اسی لیے انسان جب کسی عمارت کے اندر ہو تو اس بارے میں تخفیف کر دی گئی ہے لیکن افضل یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، قبلہ کی طرف پشت بھی نہ کی جائے۔

[1] مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرنے کا یہ حکم مدینہ اور اس کے مضافات اور شام وغیرہ کے لیے مخصوص ہے جو مکہ مکرمہ کے شامل میں ہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے جنوب میں واقع یمن وغیرہ کے لیے بھی یہی حکم ہے، لیکن مکہ مکرمہ کے مشرق یا مغرب میں واقع مقامات، مثلاً: پاکستان، بھارت، چین، شمالی افریقہ اور امریکہ وغیرہ کے لیے قبلہ کا رخ شرقاً یا غرباً ہونے کے باعث قفنائے حاجت کے وقت شرقاً غرباً بیٹھنا ممنوع ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 196

محدث فتویٰ